اصلاح وتزکیہ نفس

ملفوظات خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ

فقر اور مسکینی کو دل وجان سے دوست رکھیں اور نامرادوں اور دردمندوں کے ساتھ صحبت رکھیں اور نیکوں اور درویشوں کو دل وجان سے عزیز رکھیں اور ان کی مجلسوں میں رہا کریں۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج (الکھف آیت ۲۸)

ترجمہ:- اور تو ان لوگوں کی صحبت میں رہ جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ اسی کی رضامندی چاہتے ہیں اور تو اپنی آنکھوں کو ان سے نہ ہٹا کہ دنیا کی زندگی کی زینت تلاش کرنے لگ جائے۔

حتی الامکان طالبوں کی خدمت خود کریں اور حتی المقدور دوسروں پر کام نہ ڈالیں۔ اور اہل غفلت اور مخالف طریق کے ساتھ صحبت نہ رکھیں۔

بیوی بچوں کے ساتھ دستور کے مطابق اچھا سلوک کریں مگر ان کے ساتھ اس قدر منہمک نہ ہو جائیں کہ یہ بات اللہ تعالیٰ سے اعراض کا موجب نہ بن جائے اور اس وعید کا مستحق نہ ہو جائے۔

اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا[1] (الانشقاق۔ آیت ۱۳)

ترجمہ۔ بیشک وہ اپنے اہل وعیال میں بڑا خوش وخرم تھا۔ (از مکتوب ۲۳۵۔ دفتر اول)

آدمی کو بے مقصد پیدا نہیں کیا گیا ہے اور اسے آزاد نہیں چھوڑا گیا تاکہ جو دل میں آئے وہ کرے، اور ہوائے نفس اور خواہش طبیعت کے مطابق زندگی گزارے۔ بلکہ اسے شرعی اوامر ونواہی کا مکلف بنایا گیا ہے۔ اور قسم قسم کی تکلیفیں اسے دی گئی ہیں۔ اس لئے اسے اس کے سوا چارہ نہیں کہ ان احکام کے مطابق اپنی زندگی بسر کرے۔ اور ہوائے نفس وطبیعت جو ان احکام کے مخالف ہو اسے ترک کردے اگر وہ ایسا نہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب وسختی کا مستحق ہوگا۔ اور عذاب وعقوبت میں گرفتار ہوگا۔

لہٰذا وہ لوگ خوش قسمت ہیں جنہوں نے کمر ہمت مولیٰ جل شانہٗ کی خدمت (احکام کی بجا آوری) کے لئے باندھ لی ہے اور

---

[1] یعنی دنیا میں آخرت سے بے فکر تھا۔ رات دن اپنے بال بچوں کے ساتھ خوش تھا وہ صرف دنیاوی سرور وخوشی کا طالب تھا خود بھی غلط راہ پر چلتا رہا اور بال بچوں کو بھی اسی راہ پر ڈال دیا۔ ان اعمال کی پاداش میں قیامت کے دن وہ دوزخ میں جائے گا۔

اور ساری ہمت اس کی رضا والے کاموں میں صرف کرتے ہیں۔ (از مکتوب ۱۲۔ دفتر دوم)

ہر عمل کرتے وقت نیت صحیح رکھیں۔ 〃 ۱۱۰ 〃

گفتگو میں کم گوئی کو ملحوظ رکھیں۔ 〃

زیادہ سونا اور زیادہ ہنسنا نہ چاہیئے۔ 〃

لوگوں کے عیبوں پر نظر نہ ڈالیں۔ اپنے عیبوں کو ہمیشہ دیکھتے رہیں۔ 〃

اپنے آپ کو کسی مسلمان سے بڑا نہ سمجھیں بلکہ دوسروں کو اپنے سے بہتر جانیں۔ 〃

کسی کی غیبت نہ کریں۔ 〃

امر معروف اور نہی منکر کو اپنا شیوہ بنائیں۔ 〃

مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے پر حریص رہیں۔ 〃

سب احوال میں سنّت کو محکم پکڑیں۔ 〃

دنیاوی کام بقدر ضرورت کریں۔ باقی وقت عبادات واذکار میں صرف کریں۔ (از مکتوب ۱۲۸۔ دفتر دوم)

علوم دینیہ کا شغل رکھنا عبادتوں میں سے بہت بڑی عبادت ہے۔ (از مکتوب ۱۶۳۔ دفتر سوم)

خطرات کے ہجوم سے دل تنگ نہ ہوں اپنے (دینی) کام میں لگے رہیں اور استغفار زیادہ کریں۔ 〃 ۲۰۹۔ 〃

غرور و تکبّر سے دور رہیں۔ 〃 〃 〃

۔ نماز میں جو مومن کی معراج ہے دنیا سے ٹوٹنا اور آخرت سے جڑنا ہے۔ 〃 ۲۵۵ 〃

سیرت سازی اور اخلاقی اصلاح کے بغیر کوئی منصوبہ کامیاب نہیں | ہمارا یقین ہے کہ جب تک طبیعتوں میں حرص و ہوس کی آگ سلگ رہی ہے۔ دولت کا بھوت سوار ہے۔ انسان صرف روپیہ پیدا کرنے اور اس سے عیش کرنے ہی کو زندگی کا مقصد سمجھتا ہے۔ اس وقت تک کوئی نقشہ اور کوئی منصوبہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جن ملکوں میں یہ منصوبے پورے طور پر کامیاب ہو چکے ہیں اور وہ ملک عرصہ ہوا ان منزلوں کو طے کر چکے ہیں کیا ان کو حقیقی امن و اطمینان حاصل ہے؟ کیا وہاں جرائم نہیں ہوتے؟ جرائم میں تو وہ ہمارے ملک سے کہیں زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔ وہاں دن دہاڑے ڈاکے پڑتے ہیں۔ بڑے بڑے دولت مندوں اور کارخانہ داروں کو راستہ چلتے اڑا لیا جاتا ہے۔ اور پھر ان کے عزیزوں کو ڈرا دھمکا کر بڑی بڑی رقمیں وصول کی جاتی ہیں۔ آج ان ملکوں کا اخلاقی زوال اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ ان کو اپنی ہستی قائم رکھنا بھی مشکل ہو رہا ہے۔ ایک قوم پرستی اور وطنیت کا شور ہے جو ان کو بچائے ہوئے ہے۔ پھر بھی ان کا زوال کچھ دور نہیں۔ اور اقبال کا یہ کہنا کوئی مبالغہ نہیں ؎

خود بخود گرنے کو ہے پکے ہوئے پھل کی طرح
دیکھئے گرتا ہے آخر کس کی جھولی میں فرنگ

مولانا سید ابوالحسن ندوی تعمیر انسانیت صہ ۱۳۵